www.emarsiya.com

مرثیہ درحال
نوشاہِؑ کربلا قاسمؑ ابنِ حسنؑ

۲۲ صفر ۱۴۱۰ھ م ستمبر ۱۹۸۹ء
بمقام بیت القائمؑ : پرانی حویلی : حیدرآباد

قائمؔ جعفری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ کروٹ بدل رہی ہے فضا رنگ و نور کی کیفیت تمام ہے منزل شعور کی
ہر شئے پہ چھا رہی ہے لطافت سرور کی ٹکرا رہی ہے کانوں میں آواز دُور کی
مشکل نہیں رہا ہے تعین حدود کا
ٹوٹا ہے کُن کی ضرب سے عالم جمود کا

۲ ہلچل ہوئی جو دامنِ مشرق میں ایکبار لیلیٰ شب کے چہرہ پہ چھانے لگی بہار
حاصل ہوا نظر کو بصارت کا اعتبار بامِ عروج پر نظر آنے لگا وقار
گیتی کو صبحِ نَو کی کرن چُومنے لگی
صحنِ چمن میں بادِ صبا گھومنے لگی

۳ پھوٹی شعاعِ مہر تو روشن ہوئی زمیں پلکوں نے گدگدایا تو آنکھیں بھی ہنس پڑیں
سجدے کی آرزو میں دمکنے لگی جبیں ہونٹوں پہ رقص کرنے لگی آیۂ مبیں
تقدیرِ کائنات کا عالم سنور گیا
حقانیت کے حُسن سے گلشن نکھر گیا

www.emarsiya.com

۴ شبنم نہا کے آ گئی دوشیزۂ سحر — اب کاروانِ وقت ہے آمادۂ سفر
منزل پہ ایک ایک مسافر کی ہے نظر — جنسِ وفا سے ہو گئے کتنے ہی باخبر
دامن سمیٹا شب نے، اندھیرے ڈھل گئے
ذرے تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئے

۵ ظاہر ہوئی وہ نور میں ڈوبی ہوئی حیات — رنگینیوں سے بھر گئی دنیائے بے ثبات
انگڑائی لیکے جاگ اُٹھا حُسنِ کائنات — اب رات کی ہے بات کہاں کھوگئی ہے رات
خاتونِ صبح حشر کا ہنگام بن گئی
مُردہ دلوں کو زیست کا پیغام بن گئی

۶ کلیوں کی چھیڑتی ہوئی چلنے لگی پَوَن — کچھ اور بھی نکھر گیا پھولوں کا بانکپن
اربابِ گلستاں کے دمکنے لگے بدن — بدلا ہے وقت نے بھی بڑے حُسن سے چلن
گویا روش روش پہ تھا جنت کا انعکاس
بادِ صبا کے جھونکوں میں تھی شہد کی مٹھاس

۷ آیا مزاجِ دید حدِ اعتدال پر — پھوٹی ہوئی شفق ہے رُخِ پُر ملال پر
ممکن جو فتحیاب ہوا ہے محال پر — ماہ و نجوم دنگ ہیں اپنے زوال پر
پڑھنے لگے طیور نمازیں بہار کی
تسبیح یوں بھی ہوتی ہے پروردگار کی

۸ تیور کچھ اور ہو گئے حُسن و شباب کے — دن پھر گئے ہوں جیسے جہانِ خراب کے
کیسے پڑا رہے کوئی بستر پہ خواب کے — بیدار کر رہے ہیں ارادے ثواب کے
اعلان کر دیا ہے گلوں کے نکھار نے
گھونگھٹ اُلٹ دیا ہے عروسِ بہار نے

۹ مستی میں جھوم جھوم کے گلزار کھل اُٹھا — حیرت میں ہے بہار تو ششدر ہے موتیا
جب یاسمن کے سر سے سرکنے لگی ردا — نرگس نے آنکھوں آنکھوں میں سب حال کہہ دیا
سورج مکھی کو دیکھ کے جوہی مچل گئی
رنگِ حنا چڑھا تو طبیعت مچل گئی

۱۰ رنگینیوں کے سائے میں کچھ سادگی بھی ہے — کچھ برہمی کو ساتھ لئے دلبری بھی ہے
پھولوں کی انجمن میں نئی روشنی بھی ہے — کانٹوں سے دوستی بھی ہے اور بے رُخی بھی ہے
گلشن تمام آئینۂ بے مثال ہے
فصلِ خزاں کا آج بہت غیر حال ہے

۱۱ ذرے ہیں اعتبارِ گلستاں لئے ہوئے — احساس اور یقین کا عنواں لئے ہوئے
پھولوں کی انجمن میں چراغاں لئے ہوئے — شیرازۂ حیاتِ پریشاں لئے ہوئے
گلشن کے گوشے گوشے سے وحشت نکل گئی
بیمارِ رنگ و نور کی حالت سنبھل گئی

www.emarsiya.com

۱۲ رنگینیاں لُٹاتی ہوئی وہ حَسیں شفق — خوشبو لئے ہوئے کہیں پھولوں کے ہیں طبق
ایسی فضا میں خارِ مغیلاں کے رُخ ہیں فق — مصرع میں حسطرح سے ہوں الفاظ کھاق
لیکن کمی کہاں ہے بصیرت کے باب میں
مشکل نہیں کوئی نگہۂ انتخاب میں

۱۳ آئے بہار ساغرِ عرفاں لئے ہوئے — آئے بہار زیست کا عنواں لئے ہوئے
آئے بہار لطفِ دل وجاں لئے ہوئے — آئے بہار دید کا ساماں لئے ہوئے
تسخیرِ کائنات کا فن چاہئے مجھے
پروردگار حُسنِ سخن چاہئے مجھے

۱۴ ہر لفظ ہو خزانۂ جوہر لئے ہوئے — قرطاس کی جبیں کا مقدر لئے ہوئے
سرمایۂ وجود کا پیکر لئے ہوئے — فردوسِ گمشدہ کا گُلِ تر لئے ہوئے
ہر جنبشِ قلم سے گلستاں چھلک اُٹھے
لکھوں اگر بہار تو خوشبو مہک اُٹھے

۱۵ ہر لفظ ہو وقارِ فصاحت لئے ہوئے — مفہومِ اعتبارِ صداقت لئے ہوئے
مضمون بھی ہو شانِ بلاغت لئے ہوئے — میثمؑ مزاج نہج خطابت لئے ہوئے
پڑھنے لگیں درود صغیر و کبیر بھی
جھوم اُٹھے سُن کے روحِ انیسؔ و دبیرؔ بھی

۱۶ ہو گیسوؤں کا ذکر تو شرمائے تیرگی — چہرے کا ہو بیان تو جھوم اُٹھے چاندنی
سانسوں کے تذکرے پہ مہک جائے زندگی — ہونٹوں کا حال لکھوں تو کھلنے لگے کلی
لفظوں سے اعتبار کی تصویر کھینچ دوں
قرطاس پر بہار کی تصویر کھینچ دوں

۱۷ ہونے لگے ہیں دل پہ نئے راز آشکار — ہر لحظہ بڑھ رہا ہے قلم کا مرے وقار
پرتَو ہے میری فکر کا آئینۂ بہار — جی چاہتا ہے کہدوں میں اک بیت لالہ زار
رونق تمام زیست میں مہر و وفا سے ہے
ساری بہار قائمؔ گلگوں قبا سے ہے

۱۸ حُسن و جمال و ناز و نزاکت کا آئینہ — صبر و رضا و عشق و محبت کا آئینہ
عزم و جلال و زور و شجاعت کا آئینہ — سر تا قدم ہے یہ تو امامت کا آئینہ
قائمِ شعورِ شبرِ عالی وقار ہے
قائم ابوترابؑ کی اک یادگار ہے

۱۹ کتنا حَسین تر ہے یہ فروتنی کا یادگار — دامن میں جس کے پاتی ہے نشو نما بہار
اک صبحِ نو ہے جسکے گریباں سے آشکار — جسکے اصولِ زیست میں قرآں کا ہے وقار
دل میں ہے صبر و ضبطِ پیمبرؐ لئے ہوئے
اور بازوؤں میں قوتِ حیدرؑ لئے ہوئے

www.emarsiya.com

۲۰ قاسم حسنؑ کے حُسن وفراست کا آئینہ قاسم علیؑ کی شانِ شجاعت کا آئینہ
قاسم نبیؐ کی جاہ و جلالت کا آئینہ قاسم کتابِ حق کی بلاغت کا آئینہ
قاسم سُرورِ جان ودل خاص و عام ہے
قاسم شبیہہ حضرتِ خیرالانامؐ ہے

۲۱ ماں باپ کا سکون ہے ایسا حَسیں پسر کہتے ہیں جس کو اہلِ نظر غیرتِ قمر
جس نے بھی ڈالی، ڈالی جھجکتی ہوئی نظر دیکھا ہے فرطِ شوق سے تاروں نے رات بھر
قدموں میں اُسکے سر کو جھکائے شباب تھا
آیا ہوا جبیں پہ پسینہ گلاب تھا

۲۲ رفتار دیکھئے تو قیامت مثال ہے گفتار سے گلوں کی طبیعت بحال ہے
رُخ پر نظر اُٹھائے یہ کس کی مجال ہے اور چودھویں کے چاند کی صورت سوال ہے
قاسم کے رُخ پہ دیکھ کے عالم نکھار کا
بہرِ سلام آ گیا موسم بہار کا

۲۳ افرادِ اہلبیتؑ میں فردِ فرید ہے حُسنِ ازل کا اس میں اضافہ مزید ہے
اہلِ نظر کے واسطے روزِ سعید ہے قاسم کا ہے ظہور زمانے میں عید ہے
کیسا حَسیں قرآن ہے حُسن و شباب کا
ساقی یہی تو وقت ہے دَورِ شراب کا

۲۴ ساقی کا نام لے کے مچلنے لگے سبو اک منزلِ تمام پہ پہنچی ہے آرزو
جاتا ہے آسمان تلک شورِ ہا و ہو کرتا ہوں میں شراب تو لا سے اب وضو
بیٹھا ہوں اپنے ساتھ لئے حُسنِ ساتگیں
میری طرف بھی دیکھ ذرا اے فقیہہ دیں

۲۵ یہ میکدہ ہے اس کی ہر اک بات ہے نئی اس موسمِ بہار میں برسات ہے نئی
ہر جُرعۂ شراب میں سوغات ہے نئی دن ہے نیا فضا ہے نئی رات ہے نئی
ساعت قریب آ گئی حُسن و جمال کی
قلقل کی ہے صدا کہ اذاں ہے بلال کی

۲۶ بہرِ نماز ہو گئے صف بستہ بادہ خوار اس صف میں ہے شریک ہر اک رندِ ذی وقار
آنکھیں ہے سُوئے جام وسبو دل ہیں ہوشیار ان سب کو میکدہ میں ہے بس میرا انتظار
ساقی وضو کے واسطے مجھ کو شراب دے
سجدہ کروں گا کرب و بلا کی تراب دے

۲۷ پڑھ کر نماز شکر کے سجدے میں جب گیا آیا خیال کہنا ہے قاسمؑ کا مرثیہ
میں نے خلوصِ فکر سے مانگی یہی دعا پروردگار بہرِ علیؑ بہرِ فاطمہؑ
کرتا ہے حالِ قاسمِ گلگوں قبا رقم
اب چاہئے مجھے پرِ جبریل کا قلم

www.emarsiya.com

۲۸ آغوش میں حسن کے ہے اک حُسنِ لازوال　　جس کی کہیں زمانے میں ملتی نہیں مثال
ہے قلب مطمئن تو طبیعت میں اعتدال　　شبیرؑ کا جمال ہے عباسؑ کا جلال
بچپن کو مل گئی جو اجازت حجاب کی
قدموں میں جگمگاتی ہے سرحد شباب کی

۲۹ قاسمؑ کی آگہی نے دِکھائی ہے روشنی　　کیسے نکھر گئے ہیں خد و خالِ زندگی
اس قول میں ہے اسکے عجب حُسنِ آگہی　　شیریں اگر ہے شہد تو شیریں ہے موت بھی
کیا بات کہہ گیا ہے یہ شہزادۂ حیات
تیرہ برس کے سن میں یہ اندازۂ حیات

۳۰ اندازۂ حیات میں اک فلسفہ بھی ہے　　پاکیزگیٔ قلب کا اک آئینہ بھی ہے
جوشِ وغا کے ساتھ شعورِ وغا بھی ہے　　راہی بھی ہے شجاع بھی ہے رہنما بھی ہے
واقف تھا مرتبے سے امامِ ہمام کے
ہمراہ تھا حسین علیہ السلام کے

۳۱ اس کے قدم لئے ہوئے تھی راہِ کربلا　　صبرِ حسن کی شان دکھاتا ہوا چلا
شبیرؑ کی نگاہوں میں تھا اس کا حوصلہ　　طوفان و حادثات سے مانوس ولولہ
کرتا تھا شکر خود کو سعیدوں میں دیکھ کر
خوش ہو رہا تھا نام شہیدوں میں دیکھ کر

۳۲ پہنچا جو کربلا میں شہیدوں کا قافلہ　　چاروں طرف سے نرغۂ اعدا میں گھر گیا
کیا صبر آزما تھا وہ پہرہ فرات کا　　آتی تھی العطش کی ہر اک سمت سے صدا
دل نے کہا کہ چارہ نہیں ہے سوائے جنگ
بابا کی صلح اصل میں تھی التوائے جنگ

۳۳ ہر شب سے تھا سوا شبِ عاشور کا سماں　　تھا تشنگی کی زد پہ محمدؐ کا گلستاں
آوازِ العطش سے لرزتا تھا آسماں　　طاعت میں حق کی سر کو جھکائے تھا کارواں
آئی تھی کربلا میں بصد اہتمام رات
تسبیح کی صداؤں میں گذری تمام رات

۳۴ عشرہ کی صبح آئی قیامت لئے ہوئے　　پہلو میں آفتاب کی حدت لئے ہوئے
دامن میں درد و رنج و مصیبت لئے ہوئے　　اور آستیں پہ خونِ صداقت لئے ہوئے
جب وقت کا پیام سُنا مسکرا دیا
قاسمؑ نے تشنہ کامی کو اپنی بھلا دیا

۳۵ ہنگامِ عصر گرم تھا میدانِ کارزار　　انصارِ با وفا کے دلوں میں تھا اعتبار
تھا اقربا تمام وفادار و جاں نثار　　سردارِ فوجِ حق کے تھے عباسؑ نامدار
ہنگامِ جنگ روح و بدن جھومنے لگے
تلواریں مسکراتے ہوئے چومنے لگا

www.emarsiya.com

۳۶ حق پر فدا جو ہو گئے اصحاب با وفا افرادِ اہلبیتؑ نے شبیرؑ سے کہا
آقا جہاد کی ہو اجازت ہمیں عطا بس ہو چکی ہمارے تحمّل کی انتہا
اذنِ جہاد دے چکے جب شاہِ خوش خصال
فی الفور آگے بڑھ گئے زینبؑ کے دونوں لال

۳۷ زینبؑ کے لال حق کیلئے کام کر گئے یہ تشنہ کام جانوں سے اپنی گذر گئے
شبیرؑ کو سلام کیا اور مر گئے اہلِ حرم کے آنکھوں میں آنسو جو بھر گئے
منظر یہ منقلب جو کیا دل کے چین کو
ابنِ حسنؑ نے یاس سے دیکھا حسینؑ کو

۳۸ اس نوجواں نے چاہی اجازت جو جنگ کی خیمے ہیں ہر طرف نظر آتی تھی کھلبلی
شبیرؑ نے کہا مرے بھائی کی زندگی میں جانتا ہوں تیری شجاعت کو اے جری
سیرت حسنؑ کی ہے تری صورت نبیؐ کی ہے
تیرے بھی دونوں ہاتھوں میں قوت علیؑ کی ہے

۳۹ قاسمؑ کو جنگ کی جو اجازت نہیں ملی اُس کی نظر میں ہو گئی بیکار زندگی
نوعمر شاہزادے کی حالت ہی غیر تھی مظلومیٔ حسینؑ پہ روتی تھی تشنگی
گذری جو دل پہ آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ گیا
میداں کی سمت دیکھ کے بل کھا کے رہ گیا

۴۰ آیا جو اک خیال تو چونکا وہ نیک نام تھا اُس کے دستِ راست پہ تعویذ لا کلام
شبرؑ نے اُس میں لکھا تھا اے میرے تشنہ کام میری طرف سے آج وغا ہے تمہارا کام
قاسمؑ کے حال پہ یہ نوازش حسنؑ کی تھی
تعویذ یہ نہیں تھا سفارش حسنؑ کی تھی

۴۱ تعویذ پڑھ کے رو پڑے شبیرؑ ذی وقار بھائی کی یاد ہو گئی چہرے پہ آشکار
اک قلب میں تھی جمع تمنائیں بے شمار قاسمؑ کی سمت دیکھا تو جاتا رہا قرار
فرمایا آؤ حوصلہ اپنا نکال لیں
ہم بھی اپنی ایک تمنا نکال لیں

۴۲ قاسمؑ کو لیکے خیمے میں آئے شہِ ہدیٰ آنکھوں میں اشک بھر کے یہ ہمشیر سے کہا
ہم نے قبول کر لی ہے قاسمؑ کی التجا کبریٰؑ کہاں ہے سامنے لاؤ اُسے ذرا
قاسمؑ کو آؤ شان سے دولھا بنائیں گے
روحِ حسنؑ کو آج یہ منظر دکھائیں گے

۴۳ ماحولِ تشنگی میں یہ احساسِ رسم و راہ اس عقدِ بے مثال کی تھی کربلا گواہ
یہ آرزو میں اور وصیت میں تھا نباہ قربان ہو کہ رہ گئی کونین کی نگاہ
شبرؑ کا لال قاسمؑ گل پیرہن ہوا
کبریٰؑ کا نام کرب و بلا کی دُلہن ہوا

www.emarsiya.com

۴۴ فروئی نے بڑھ کے حضرتِ شبیرؑ سے کہا   بیوہ پہ آپ نے بڑا احسان یہ کیا
اپنی بہو کی میں بھی بلائیں تو لوں ذرا   جیسا حسینؑ جوڑا ہے دونوں پہ میں فدا
قاسمؑ چچا کے قدموں میں سر اپنا ڈال دو
ارمان سارے جنگ کے سانچے میں ڈھال دو

۴۵ دولھا نے آہ بھی کے دُلہن پر جو کی نظر   معصومیت کے سائے میں بیٹھی تھی نوحہ گر
کیا ہوگا شام تک یہ سمجھتی تو تھی مگر   قاسمؑ کے رُخ پہ دیکھ رہی تھی نئی سحر
فریاد تھی نہ شکوہ تھا لب پر نہ آہ تھی
اسلام کی حیات پہ اُس کی نگاہ تھی

۴۶ قاسمؑ نے الوداعی نظر ڈال کر کہا   اے بنتِ عم یتیم کا دل شاد ہو گیا
مجھ پر چچا نے یہ بڑا احسان ہے کیا   کس اہتمام سے مجھے میداں کی دی رضا
کبرٰیؑ ہمارے بعد نہ غم کیجیو کبھی
دامن کو آنسوؤں سے نہ نم کیجیو کبھی

۴۷ ماں کی دعائیں لے کے چلا قاسمِؑ جری   خیمے کے باہر آیا تو دنیا ہی اور تھی
میدان کی فضا میں تھی ہلچل مچی ہوئی   حیدرؑ کا روپ دھار کے آئی تھی تشنگی
نادِ علیؑ کا کرتے ہوئی ورد آ گیا
عباسِؑ ذی وقار کا شاگرد آ گیا

۴۸ میدان میں جب آ گیا فروئی کا گلعذار   فوجِ یزید کو تھا بہت جس کا انتظار
چہرہ جو دیکھا ہو گئے دل سب کے بیقرار   قامت پہ کی نظر تو لرزا اٹھے ایک بار
راہِ خدا میں جی سے گذرنے کی آرزو
اللہ کمسنی میں یہ مرنے کی آرزو

۴۹ ہر لحظہ بڑھتا جاتا تھا احساس وقت کا   دیکھی جری نے غور سے میدان کی فضا
انگڑائی لی تو جان گیا اسپ باوفا   کرنا ہے آج آلِ محمدؐ کا حق ادا
قاسمؑ نے ایڑ دیتے ہی پہلو بدل گیا
بجلی کی سانس رُک گئی ایسا مچل گیا

۵۰ راکب بھی ذی وقار تھا مرکب بھی شاندار   فوجوں پہ ٹوٹ پڑنے کو دونوں تھے بیقرار
قاسمؑ کی کمسنی پہ جوانی بھی تھی نثار   سر تا قدم تھا آج وہ گلشن کا اعتبار
آیا جو سامنے وہ قصیدہ سُنا گیا
اک غُل تھا دن میں چودھویں کا چاند آ گیا

۵۱ میداں میں آ کے شیر نے دیکھا اِدھر اُدھر   آلاتِ حرب سے تھا قیامت کا شور و شر
نیزہ لئے ہوئے تھا کوئی اور کوئی سپر   حملہ کیا جو غازی نے تلوار کھینچ کر
کرار بن کے ساری صفوں کو اُلٹ دیا
بس ایک پَل میں جنگ کا نقشہ پلٹ دیا

www.emarsiya.com

۵۲ تلوار تھی کہ قہر تھا یا موت کا پیام ہیبت سے جسکی بھول گئے زندگی کا نام
اشرار کے لہو میں نہائی ہوئی تمام چلتی تھی ذوالفقار کو کرتی ہوئی سلام
اہلِ نظر پہ ایک قیامت گذر گئی
بجلی چمک کے جیسے ہوا میں ٹھہر گئی

۵۳ گردن صراحی دار ہے اور چال میں حشم کتنے ہی اپنے روپ بدلتی ہے دمبدم
وہ معرکہ ہو کوئی بھی کھوتی نہیں بھرم گویا کہ جانتی ہی نہیں لطف اور کرم
چوبند تھی یہ پہلے ہی اب چاق ہو گئی
صحبت میں ذوالفقار کے کیا طاق ہو گئی

۵۴ بھاگے لعینِ شام جو میدان چھوڑ کر قاسم نے اپنی تیغ پہ کی پیار سے نظر
آئی نظر فرات تو دل پر لگا تبر ایسے میں چیخ کر کہا ٹھہرو تو لوں خبر
اے جینے والو موت کا بھی رنگ دیکھ لو
خیبر شکن کے پوتے کی اب جنگ دیکھ لو

۵۵ حیرت سے دیکھتے رہے قاسم کو بد گہر لاشوں کا بن گیا تھا ہمالہ اِدھر اُدھر
تھے جسم اکطرف تو کہیں پر پڑے تھے سر دوزخ کے سمت چل پڑے ارزق کے بھی پسر
اِس شام کے لعیں کا بھی افسانہ ہو گیا
بیٹوں کے غم میں اور بھی دیوانہ ہو گیا

۵۶ قاسم کی سمت دیکھ کے آگے بڑھا وہ یل اک کھیل جسکے واسطے تھے جنگ اور جدل
اُس کو خبر نہیں تھی کہ پہلو میں ہے اجل کہنے لگا غرور سے اے نوجواں سنبھل
ہمت اگر ہے تجھ میں تو اب وار روک لے
اس تیغِ آبدار کو اک بار روک لے

۵۷ قاسم نے یہ سُنا تو ہوئی پُر شکن جبیں کانپ اُٹھے ایک بار تو سب دشمنانِ دیں
ابنِ حسنؑ کے وار پہ تھرا گئی زمیں ارزق کو اپنی موت کا ہونے لگا یقیں
امیدِ فتح کے در و دیوار گر گئے
نظروں میں اُس کی حیدرِؑ کرار پھر گئے

۵۸ قاسم کے مسکرانے سے بے دین جل گیا دو چار بار تیغ کی زد سے نکل گیا
پشتِ فرس پہ جھول گیا گہ سنبھل گیا آخر میں ایک وار کے سانچے میں ڈھل گیا
ابنِ حسنؑ نے کفر کو دو نیم کر دیا
دو حصوں میں لعین کو تقسیم کر دیا

۵۹ میداں کی سمت دیکھ رہے تھے شہِؑ ہدا پہلو میں تھے کھڑے ہوئے عباسؑ باوفا
ارزق پہ فتحیاب جو ابنِ حسنؑ ہوا بھائی نے اپنے بھائی سے خوش ہو کے یہ کہا
سہ روزہ تشنگی میں بڑا نام کر گیا
شاگرد یہ تمہارا عجب کام کر گیا

www.emarsiya.com

۶۰ نقش ہی اور ہو گیا میدانِ جنگ کا — لشکر تمام حصوں میں تقسیم ہو گیا
قاسمؑ کو گھیرنے لگے بڑھ بڑھ کے اشقیا — ایسے میں ابنِ سعد نے لشکر سے یہ کہا
اب بھی ہمارے قابو میں آتا نہیں یہ شیر
میدان سے قدم بھی ہٹاتا نہیں یہ شیر

۶۱ دیکھی جو ابنِ سعد نے میداں میں ابتری — گھبرا کے اپنی فوجوں سے کہنے لگا شقی
دیکھو فریب دے نہ کہیں تم کو کمسنی — ہے اسکے بازوؤں میں نہاں قوتِ علیؑ
چاروں طرف سے گھیر لو شبرؑ کے لال کو
یوں قتل کر سکو گے نہ اس نونہال کو

۶۲ فوجِ ستم نے سُنتے ہی سردار کی صدا — نوشہ کو چاروں سمت سے نرغہ میں لے لیا
اک تشنہ کام اور ہزاروں تھے اشقیا — لیکن ہوا نہ پست مجاہد کا حوصلہ
زخموں کی فکر تھی نہ اُسے پیاس کا خیال
شبیرؑ کی تھی یاد تو عباسؑ کا خیال

۶۳ اکبرؑ نے دی صدا شہِؑ والا غضب ہوا — قاسم سپاہِ شام کے نرغے میں گھر گیا
تنہا پہ کر رہے ہیں ستم سارے اشقیا — اور کہہ رہے ہیں سر کو کرو تن سے اب جدا
صدمہ اک اور دو انھیں اس نورِ عین کا
جانے نہ پائے بچ کے بھتیجہ حسینؑ کا

۶۴ اپنے لہو میں لال تھا شبرؑ کا گلعزار — چلّوں میں تیر جوڑ رہے تھے ستم شعار
چاروں طرف سے ہوتے تھے تیغ و تبر کے وار — گھوڑے سے اب زمین پہ آیا وہ ذی وقار
زخمی نے دُور سے جو پکارا حسینؑ کو
باقی رہا نہ ضبط کا یارا حسینؑ کو

۶۵ ایسے میں اشقیا نے یہ احوال کر دیا — قاسمؑ کو گرز مار کے بے حال کر دیا
نیزوں سے اِن کا سارا بدن لال کر دیا — گھوڑوں سے نونہال کو پامال کر دیا
دنداں تمام تر دُرِ شہوار ہو گئے
دولھا کے ہونٹ زخموں سے گلنار ہو گئے

۶۶ شبیرؑ پہنچے اپنے بھتیجے کی لاش پر — نازک بدن کے ٹکڑوں پہ جس دم پڑی نظر
ہاتھوں سے اپنے تھام لیا اور کبھی جگر — آواز دیتے جاتے تھے خیموں کو دیکھ کر
دشتِ بلا میں آن کے قسمت بدل گئی
فروہؑ تری امیدوں کی دنیا اُجڑ گئی

۶۷ ٹکڑے عبا میں ڈال کے شاہِ اُمم چلے — طوفانِ غم لئے ہوئے با چشمِ نم چلے
خود کو سنبھالتے ہوئے اک اک قدم چلے — سر تا قدم بنے ہوئے تصویرِ غم چلے
کہتے تھے آج ہم پہ مصیبت گذر گئی
بیوہ پہ ہائے کیسی قیامت گذر گئی